بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا   Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

قرآنی آیات، تاریخی حوالہ جات اور ارشادات خلفائے احمدیت کی روشنی میں نہ صرف یہ ثابت ہے بلکہ واضح نفی ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے.

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 01/ اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کے زمانے کے فتنوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف سر الخلافہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ابن خلدون اور ابن اثیر نے لکھا کہ بنو طے، بنو اسد طلیحہ، بنو غطفان، بنو ہوازن اور بنو سلیم قبائل سمیت عرب کے عوام اور خواص مرتد ہوگئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینی روک دی۔ مسلمانوں کی اپنے نبیؐ کی وفات اور اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے باعث ایسی حالت ہو گئی تھی جیسی بارش والی رات میں بھیڑ بکریوں کی ہوتی ہے یعنی خوف سے ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ اس وقت اسامہؓ کے لشکر کو اپنے سے الگ نہ کریں لیکن حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگر اللہ ہم پر ابو بکرؓ کے ذریعہ احسان نہ فرماتا تو قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے۔ آپؓ نے ہمیں اس بات پر اکٹھا کیا کہ ہم زکوٰۃ کی وصولی کے لیے جنگ لڑیں اور اللہ کی عبادت کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ موت ہمیں آ لے۔

سارے عرب کے ارتداد اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے ان سب کے خلاف قتال کیا۔ کتب تاریخ اور سیرت میں ایسے تمام افراد کے لیے مرتدین کا لفظ استعمال ہوا جس کی وجہ سے سیرت نگار اور علماء کو غلطی لگی کہ گویا مرتد کی سزا قتل ہے۔ حالانکہ نہ تو قرآن کریم نے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتد کی سزا قتل بیان کی یا کوئی اور سزا مقرر کی۔ اس ضمن میں چند آیات پیش ہیں۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرة :218) ترجمہ: اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ اُس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔ اس سے خوب واضح ہو رہا ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہ تھی کیونکہ اگر اس کی سزا قتل ہوتی تو یہ بیان نہ ہوتا کہ ایسا مرتد آخر کار کفر کی حالت میں مر جائے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (النساء :138) ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔

پس بڑی واضح نفی ہے اس میں کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے اور یہی ہمارے لٹریچر میں تشریح بھی کی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے ترجمۃ القرآن میں بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرتد ہو جائے پھر ایمان لے آئے پھر مرتد ہو جائے پھر ایمان لے آئے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور اگر کفر کی حالت میں مرے گا تو لازمی طور پر جہنمی ہو گا۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو اس کے بار بار ایمان لانے اور کفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین نے تو کسی قسم کے جبر کی نفی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (البقرة :257) ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر قرآن کریم میں جگہ جگہ منافقین کا ذکر بھی موجود ہے اور کسی بھی منافق کے لیے کسی قسم کی سزا کا ذکر نہیں کیا گیا جبکہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ نہ ہی کسی منافق کو نفاق کی بنا پر کوئی سزا دی گئی۔ چنانچہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے کہ

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ (التوبہ:53 تا 54) ترجمہ: تو کہہ دے کہ خواہ تم خوشی سے خرچ کرو خواہ کراہت کے ساتھ، ہر گز تم سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یقیناً تم ایک بدکردار قوم ہو۔ اور انہیں کسی چیز نے اس بات سے محروم نہیں کیا کہ ان سے ان کے اموال قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر بیٹھے تھے نیز یہ کہ وہ

نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی کی حالت میں۔ اور خرچ بھی نہیں کرتے تھے مگر ایسی حالت میں کہ وہ سخت کراہت محسوس کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس مبارک وجود پر قرآن کریم اتارا گیا جو کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ کا مصداق وجود تھا اُس مبارک ہستی نے مرتد کے حوالے سے کیا فرمایا۔

صحیح بخاری میں درج ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسلام قبول کرتے ہوئے آپؐ سے بیعت کی۔ اگلے روز اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔ پھر وہ دوبارہ آیا حتیٰ کہ تین مرتبہ آپؐ کے پاس آیا لیکن آپؐ نے تینوں مرتبہ انکار فرمایا۔ پھر وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا۔ اس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بار بار آنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ مرتد کے لئے قتل کی سزا مقرر نہ تھی، اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو جو بار بار آپؐ کے پاس آیا کیوں نہ کہہ دیا کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے اگر تم ارتداد اختیار کرو گے تو تمہیں قتل کیا جائے گا۔ پس اس اعرابی کا بار بار ارتداد کا اظہار کرنا اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بار بار جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو ارتداد کے نتیجہ سے متنبہ نہ کرنا اور نہ صحابہ کو اس کے قتل کا حکم سنانا اور آخر کار اس کا بغیر کسی قسم کے تعارض کے مدینہ سے نکل جانا یہ سب امور صاف طور پر اس امر کے شاہد بین ہیں کہ اسلام میں مرتد کے لئے کوئی شرعی حد مقرر نہ تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے نکل جانے پر ایک طرح کی خوشی کا اظہار کرنا اور فرمانا کہ مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو پاکیزہ جوہر سے جدا کر دیتا ہے صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ اس اصول کے مخالف تھے کہ کسی کو جبر سے اسلام پر رکھا جاوے۔

دوسرا ثبوت اس اَمر کا صلح حدیبیہ کی دوسری شرط ہے جس کے مطابق اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص مرتد ہو کر مشرکین کی طرف چلا جائے تو مشرکین اس کو واپس نہیں کریں گے۔ اس شرط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ارتداد کے لیے شریعت اسلام میں قتل کی سزا مقرر ہوتی تو شرعی حد کے معاملے میں آپؐ کبھی بھی مشرکین کی بات قبول نہ فرماتے۔ اس کے علاوہ بھی ایسے کئی واقعات ہیں کہ جن سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چند لوگوں نے دین اسلام سے ارتداد اختیار کیا لیکن محض ارتداد کی وجہ سے ان سے کوئی تعارض نہ کیا گیا تاوقتیکہ انہوں نے محاربت اور بغاوت جیسے افعال شنیعہ کا ارتکاب نہ کیا۔

ان آیات قرآنیہ اور ارشادات کی روشنی میں یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرتد کی سزا قتل نہیں تو حضرت ابو بکرؓ نے مرتدین کو کیوں قتل کرنے کا حکم دیا؟

حقیقت یہ ہے کہ آپؓ کے عہد میں مرتد ہونے والے صرف مرتد ہی نہیں تھے بلکہ وہ خونخوار ارادوں کے حامل باغی تھے جنہوں نے نہ صرف ریاست مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو قتل کرنے کے بھیانک منصوبے بنائے

بلکہ مختلف علاقوں میں مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر بڑی بے رحمی سے قتل کیا جس کی وجہ سے دفاعی اور انتقامی کارروائی کے طور پر ان محارب لوگوں سے جنگ کی گئی اور وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُہَا (الشوریٰ : 41) اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے کے تحت ان کو بھی ویسی ہی سزائیں دے کر قتل کرنے کے احکامات صادر کیے گئے جیسے جرائم کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔

علامہ طبری لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے مختلف حملہ آور قبائل کو شکست دی تو بنو ذُبیان اور عبس ان مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے جو اُن میں رہتے تھے اور اُن کو ہر ایک طریق سے قتل کیا اور اُن کے بعد دیگر اقوام نے بھی ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو اسلام پر قائم رہے۔

علامہ عینی جو صحیح بخاری کے شارح ہیں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں سے صرف اس لیے قتال کیا کیونکہ انہوں نے تلوار کے ذریعہ سے زکوٰۃ روکی اور امّت مسلمہ کے خلاف جنگ برپا کی۔ امام خطابی نے لکھا ہے کہ ان کو مرتد صرف اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ لوگ مرتدین کی جماعتوں میں داخل ہو گئے تھے۔

تاریخی حوالوں کا خلاصہ یہی ہے کہ ایسے مرتدین حکومت کے خلاف مسلح بغاوت، اموالِ حکومت کو لُوٹنے، مسلمانوں کو قتل کرنے اور انہیں زندہ جلا دینے کی بنا پر قتل کی سزا کے مستحق ہو چکے تھے۔ جیسا کہ قرآن پاک فرماتا ہے کہ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ (المائدہ : 34) ترجمہ: یقیناً اُن لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں دیس نکالا دے دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

حضور انور نے آخر میں مکرم محمد بشیر شاد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ حال مقیم امریکہ، مکرم رانا محمد صدیق صاحب سیالکوٹ اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد خواجہ صاحب اسلام آباد کا ذکرِ خیر اور جماعتی خدمات کا بھی تفصیلی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ